روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | سوموار ۲۶ - ذیقعدہ ۱۴۱۱ھ ، ۱۰ - احسان ۱۳۷۰ ہش ، ۱۰ - جون ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۳۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہری حقوق

"ضروری نہیں ہؤا کرتا کہ کسی کو وطن سے نکال کر ملک بدر کیا جائے اسکے شہری حقوق چھین کر بھی اس کو ملک بدر کیا جا سکتا ہے۔ پس مختلف ادوار کے مختلف انداز ہؤا کرتے ہیں۔ اس جدید دَور میں ملک بدر کرنے کا ایک طریق یہ ہے کہ ملک میں رہتے ہوئے شہری کو حقوق سے محروم کر دیا جائے۔ اور یہ واقعہ کوئی نیا نہیں۔ اس سے پہلے بھی ہو چکا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بھی فرعون نے اسی طرح حضرت موسیٰؑ کی قوم کو ملک بدر کیا تھا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"پس مَیں اپنے دوستوں کو اطلاع دیتا ہوں کہ خوب یاد رکھو اور دل سے سُنو اور دل میں جگہ دو کہ اللہ تعالیٰ جیسا کہ اس نے اپنی کتاب قرآن کریم میں اپنے وجود اور توحید کو پُرزور اور آسان دلائل سے ثابت کیا ہے۔ ایک برتر ہستی اور نور ہے۔ وہ لوگ جو اس زبردست ہستی کی قدرتوں اور عجائبات کو دیکھتے ہوئے بھی اس کے وجود میں شکوک ظاہر کرتے اور شُبہ کرتے ہیں۔ سچ مانو بڑے ہی بدقسمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی زبردست ہستی اور مقتدر وجود کے اثبات کے متعلق ہی فرمایا (کیا وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی میں شک کرتے ہیں جو آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا ہے) کیا اللہ کے وجود میں بھی شک ہو سکتا ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ دیکھو یہ تو بڑی سیدھی اور صاف بات ہے کہ ایک مصنوع کو دیکھ کر صانع کو ماننا پڑتا ہے۔ ایک عمدہ جوتے یا صندوق کو دیکھ کر اس کے بنانے والے کی ضرورت کا معًا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ پھر تعجب پر تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی میں کیونکر انکار کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ ایسے صانع کے وجود کا کیونکر انکار ہو سکتا ہے جس کے ہزارہا عجائبات سے زمین و آسمان پُر ہیں۔

پس یقیناً سمجھ لو کہ قدرت کے ان عجائبات اور صنعتوں کو دیکھ کر بھی جن میں انسانی ہاتھ، انسانی عقل و دماغ کا کام نہیں اگر کوئی بیوقوف خدا کی ہستی اور وجود میں شک لائے تو وہ بدقسمت انسان شیطان کے پنجے میں گرفتار ہے۔ اور اس کو استغفار کرنا چاہیئے۔ خدا کی ہستی کا انکار دلیل اور رؤیت کی بنا پر نہیں۔ بلکہ اللہ جل شانہٗ کی ہستی کا انکار کرنا باوجود مشاہدہ کرنے اس کی قدرتوں اور عجائبات مخلوقات اور مصنوعات کے جو زمین و آسمان میں بھرے پڑے ہیں۔ بڑی ہی نابینائی ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صٹ ۳۴)

سانحۂ ارتحال

نامور معالج مکرم کرنل ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب کے والد محترم مکرم میجر منظور الحسن صاحب ۲ر جون ۱۹۹۱ء کو سی ایم ایچ راولپنڈی میں انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر ۸۱ سال تھی۔ اگلے روز جنازہ راولپنڈی سے ربوہ لایا گیا جہاں بعد از نماز عصر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ اور تدفین میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور دیگر اراکین خاندان حضرت بانیٔ سلسلہ بھی شامل ہوئے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مکرم میجر منظور الحسن صاحب کی بلندیٔ درجات کے لئے دُعا فرمائیں۔

مکرم اظہر احمد صاحب مربی سلسلہ جو آخر مارچ ۱۹۹۱ء سے دوبارہ بطور مربّی انچارج اوسلو ناروے میں مقیم ہیں، ۳۱ر مئی کو انہیں اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے۔

وہ احباب جماعت کی خدمت میں سلام عرض کرتے اور نومولود کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

ضروری تصحیح

مورخہ ۷ر مئی ۱۹۹۱ء کے الفضل میں بیت الاقصیٰ ربوہ میں پڑھے جانے والے خطبہ کی خبر میں حضرت طالوت کی جگہ جالوت لکھا گیا ہے۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔

"دنیا کی خرابیاں ہوں یا مذہبی امور سے تعلق رکھنے والے گناہ ہوں تمام جرائم کی جڑھ اس بات میں ہے کہ ہم خدا سے لقاء کے مضمون کو بھلا دیتے ہیں۔"

(حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اللہ تعالیٰ کے پیار اور رضا کی جنّتوں کو حاصل کرنے کیلئے انتہائی محنت کرو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے

"ہر انسانی طاقت خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ ہونی چاہیئے۔ اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم اپنے دنیوی رشتوں کے ساتھ پیار خدا تعالیٰ کے لئے کرو گے تو نیکی حاصل کرو گے مثلاً اگر تم خدا تعالیٰ کے پیار کے حصول کے لئے اپنی بیوی کے منہ میں پیار سے لقمہ ڈالو گے تو تمہیں اس کا ثواب مل جائے گا۔ اب تو ویسے ہی دنیا عیش و عشرت میں پڑی ہوئی ہے ان کو تو کوئی ثواب نہیں ملتا۔ کیونکہ نیّت کا فرق پڑ گیا ہے۔ ایک آدمی نے اپنی عیش کے لئے ایک کام کیا۔ دوسرے نے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک کام کیا۔ ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں جو بھی قوتیں اور صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان سب کو پوری طرح نشوونما دینا یعنی انتہائی محنت کرنا ہمارا فرض ہے۔ اگر ہم محنت نہیں کرتے تو ہم دنیا کی نگاہ میں ہم دولت دینے والے ہیں۔ اگر ہم نے

باقی صٹ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ، ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ، ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰ احسان ۱۳۷۰ ہش ۱۰ ۔ جون ۱۹۹۱ء

بچوں کی تربیت

مثال مشہور ہے کہ شاخ ٹیڑھی ہو اور اسے سیدھا نہ کیا جائے تو اس سے بننے والا تنا کبھی سیدھا نہیں ہو سکتا ۔ اور تنا ٹیڑھا بھی ہو تو اسے کاٹنے کو جی نہیں چاہتا ۔ یعنی نہ سیدھا کیا جا سکتا ہے نہ کاٹنے پر دل آمادہ ہوتا ہے ۔ اور اس طرح اس کے ٹیڑھے پن ہی سے گذارہ کرنا پڑتا ہے ۔

یہ مثال بھی دی جاتی ہے کہ اگر عمارت کی بنیاد ہی ٹیڑھی ہو ۔ اس میں کھینچی جانے والی اینٹ کا رُخ سیدھا نہ ہو تو جوں جوں دیوار بنتی چلی جائے گی اس کا ٹیڑھا پن عیاں سے عیاں تر ہوتا چلا جائے گا ۔

یہ مثالیں تو ایک رنگ میں بے جان چیزوں کی ہیں ۔ اور بے جان چیزوں اور جاندار چیزوں میں فرق ضرور ہوتا ہے ۔ لیکن ان سے فائدہ ضرور اٹھایا جا سکتا ہے ۔ بچّوں کی تربیت کا اصل وقت بچپن ہی ہوتا ہے ۔ یعنی جب وہ نرم شاخ کی طرح ہوتے ہیں یا جب وہ بنیاد میں رکھی جانے والی اینٹ کی مانند ہوتے ہیں ۔ وہی اصل اور درست وقت ہے انکی تربیت کا ۔ اگر اس وقت انکی تربیت نہ کی جائے تو بعد میں ناممکن تو نہیں مشکل ضرور ہو جاتی ہے ۔ نوجوانی میں بھی یوں تو لوگ سدھر جاتے ہیں ۔ جوانی میں بھی سدھر جاتے ہیں اور بڑھاپے میں بھی بہتر ہو جاتے ہیں ۔ لیکن اس سے تو کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ یقینی بات بھی نہیں اور یہ بھی ہے کہ اس سے پہلے جتنا وقت گذر چکا ہوتا ہے ۔ وہ تو بہر حال نیکی کے لحاظ سے بیکار ہی گیا ۔ نہ تربیت ہوئی نہ اچھے کام کئے ۔

اس لئے سب سے اچھا اور مناسب زمانہ جس میں تربیت ہونی چاہیئے جس میں شاخ کو سیدھا کیا جانا چاہیئے ۔ یا جس میں بنیادی اینٹ درست رکھی جانی چاہیئے وہ بچپن ہی کا زمانہ ہے ۔

پس ہم سب کا فرض ہے کہ ہم بچپن ہی سے اپنے بچوں کی تربیت کریں ۔ تربیت میں اخلاقی باتیں بھی آتی ہیں جو تمام لوگوں کے ساتھ مشترک ہیں ۔ اور دینی باتیں جن کا خاص الخاص تعلق جماعت ہی سے ہے ۔ ہر وہ بات جو جماعت کے ساتھ تعلق رکھتی ہے ۔ بچپن ہی سے بچوں کو بتائی جائے اور سمجھائی جائے اور یاد کرائی جائے ۔ عقیدہ ہے تو بچے کو احمدیہ جماعت کے عقیدہ کا علم ہونا چاہیئے ۔ تاریخ ہے تو اسے احمدیہ جماعت کی تاریخ سے واقفیت بہم پہنچائی جائے ۔ کارکردگی ہے تو جماعت کی موجودہ کارکردگی میں شامل ہونے کی اسے ترغیب دینی چاہیئے ۔

یہ کام والدین کا ہے اور والدین کو یہ کام ضرور کرنا چاہیئے ۔

> جو شرافت کی کھیل کھیلتے ہیں
> ان سے ہر لحظہ برسرِ پیکار
> کیا سیاست اسی کو کہتے ہیں
> نیکیوں پر بدی کے ہوں انبار
>
> ——— ابوالاقبال

یہ خلوصِ دوستاں ہے جو مری نظر سے چھلکا
مرا ایک ایک آنسو کسی اور دل سے ڈھلکا

وہ یقیں دلا رہے ہیں کہ ستم رہے گا جاری
مری بے بضاعتی کو نہیں اعتبار پل کا

کوئی گردشِ فلک سے نہ بچا نہ بچ سکے گا
مری آج کی کہانی ہے ترا فسانہ کل کا

مرے دل کی وادیوں میں کبھی تُو نہ گھوم پایا
تجھے کب خیال آیا مرے زخمِ جانگسل کا

نہ کبھی علاج سُوجھے نہ ہو اس طرف توجہ
مجھے درد بھی دیا ہے تو دیا ہے ہلکا ہلکا

یہ طریق منصفی ہے کہ تضاد ہے قضا کا
کسی اور کی گواہی کسی اور کا مچلکا

مرا سجدۂ عقیدت مرے کام آگیا ہے
اسے مل گیا سہارا ترے لطفِ بے بدل کا

مری شاعری کے بدلے مجھے دے سکو تو دے دو
فقط ایک شعر اپنی کسی سادہ سی غزل کا

مرا نام لے کے مجھ کو جو بُلا سکو بُلا لو
کہ فریب کھا نہ جاؤں میں اشارۂ اجل کا

میں جو مُڑ کے دیکھتا ہوں تو نسیم سوچتا ہوں
یہی راستہ ابد کا ، یہی راستہ ازل کا

نسیم سیفی

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :
" صبر بڑا جوہر ہے ۔ جو شخص صبر کرنے والا ہوتا ہے اور غصّے سے بھر کر نہیں بولتا اس کی تقریر اپنی نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ اس سے تقریر کراتا ہے ۔ جماعت کو چاہیئے کہ صبر سے کام لے اور مخالفین کی سختی پر سختی نہ کرے اور گالیوں کے عوض گالی نہ دے ۔ "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

حقیقت یہ ہے کہ مذہب کا اہم ترین حصہ جو اس کے لئے دل اور دماغ کی حیثیت رکھتا ہے۔ عبادت الٰہی ہی ہے اگر عبادت الٰہی کو ترک کر دیا جائے تو مذہب صرف رسم و رواج کا نام بن کر رہ جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کا دعویٰ محض ایک ڈھکوسلہ ہوگا اسی لئے اس جگہ ایمان لانے والوں کی پہلی صفت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ ترجمہ "وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں" یعنی خود بھی باجماعت نماز ادا کرتے ہیں جس کی طرف یقیمون کا لفظ اشارہ کرتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی نمازوں کی ادائیگی کے لئے تلقین کرتے رہتے ہیں۔ گویا بحیثیت جماعت وہ نمازوں کی ادائیگی کا ہمیشہ التزام رکھتے ہیں اگر یہاں صرف انفرادی نمازوں کا ذکر ہوتا۔ تو یصلّون کہنا کافی تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے یصلّون کا لفظ استعمال نہیں فرمایا بلکہ

یقیمون الصلوٰۃ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں اسی طرح قرآن کریم کے اور مقامات میں بھی (وہ نماز قائم کرتے ہیں یا انہوں نے نماز قائم کی) کے الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں۔ اور اقامت ہمیشہ باجماعت نماز میں ہی ہوتی ہے۔ پس ایمان لانے والوں کی ایک بڑی علامت اس آیت میں یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ باجماعت نمازیں ادا کرتے ہیں اور نہ صرف خود نمازوں کی پابندی کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ خود تو نماز کے بڑے پابند ہوتے ہیں مگر اپنے بیوی بچوں کے متعلق کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ حالانکہ اگر ان کے دل میں سچا اخلاص ہو تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی بچے کا یا بیوی کا یا بہن بھائی کا نماز چھوڑنا انسان گوارا کر سکے۔

ہماری جماعت کے ایک مخلص دوست تھے جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے لڑکے نے ایک دفعہ لکھا کہ میرے والد صاحب میرے نام الفضل جاری نہیں کرواتے میں نے ان کو لکھا کہ آپ کیوں اس کے نام الفضل جاری نہیں کرواتے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں چاہتا ہوں کہ مذہب کے معاملہ میں اسے آزادی حاصل رہے۔ اور وہ آزادانہ طور پر اس پر غور کر سکے۔ میں نے انہیں لکھا کہ الفضل پڑھنے سے تو آپ سمجھتے ہیں اس پر اثر پڑے گا اور مذہبی آزادی نہیں رہے گی۔ لیکن کیا اس کا بھی آپ نے کوئی انتظام کر لیا ہے کہ اس کے پروفیسر اس پر اثر نہ ڈالیں۔ اس کی کتابیں اس پر اثر نہ ڈالیں۔ اس کے دوست اس پہ اثر نہ ڈالیں۔ اور جب یہ سارے کے سارے اثر ڈال رہے ہیں تو کیا آپ چاہتے ہیں کہ اسے زہر تو کھانے دیں اور تریاق سے بچایا جائے۔ غرض اقامت الصلوٰۃ ایک نہایت ہی ضروری چیز ہے اور اس میں خود نماز پڑھنا دوسروں کو پڑھانا اور اخلاص اور جوش کے ساتھ پڑھنا باوضو ہو کر ٹھہر ٹھہر کر باجماعت اور پوری شرائط کے ساتھ نماز پڑھنا شامل ہیں۔ احادیث میں آتا ہے کہ نماز خدا اور بندے کے درمیان ملاقات کا ایک ذریعہ ہوتی ہے۔ گویا اس کے ذریعے الوہیت کا وہ رنگ جو نبی کے واسطے سے اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے ایمان لانے والوں پر چڑھ جاتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز باجماعت کا اس قدر التزام فرماتے تھے۔ کہ ایک دفعہ آپ کے پاس ایک نابینا آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرا مکان مسجد سے بہت دور ہے۔ اور چونکہ مجھے مسجد پہنچنے میں کافی دقت پیش آتی ہے۔ اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کروں (اس وقت مدینہ میں کچے مکانات ہوتے تھے۔ اور بارش کے دنوں میں پانی گلیوں میں بہتا تھا تو چونکہ پانی دیواروں سے ٹکرا کر گزرتا تھا۔ اور دیواریں پانی سے ٹوٹ جاتی تھیں۔ اس لئے پانی کی زد سے دیواروں کو بچانے کے لئے لوگوں نے گلیوں میں دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ ساتھ جلے ہوئے پتھر جن کو پنجابی زبان میں کھنگر کہتے ہیں رکھے ہوتے تھے گلیوں میں کھنگر رکھنے کا رواج ہمارے ملک میں بھی ہے اور چونکہ ایک نابینا کے لئے سڑک کے بیچ میں چلنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ہمیشہ دیواروں کے ساتھ ساتھ چلتا ہے اور دیوار کے ساتھ ہاتھ مارتے جاتے ہیں اگر وہ ایسی دیوار کے ساتھ چلیں کہ جس کے ساتھ کھنگر رکھے ہوئے ہوں تو ان کے گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے)

جب اس نابینا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ چونکہ دیواروں کے ساتھ پتھر رکھے ہوتے ہیں اور گلی کے بیچ میں میں چل نہیں سکتا۔ اور اگر دیوار کے ساتھ چل کر مسجد میں آؤں تو گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہے اس لئے مجھے اجازت ہو تو میں گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کروں۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت اچھا۔ اگر تمہیں مسجد میں ہی آتے ہوئے مشکل پیش آتی ہے تو تم اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کرو۔ یہ سن کر وہ نابینا گھر کی طرف چل پڑا۔ مگر ابھی وہ تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ آپ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اس کو واپس بلاؤ۔ وہ جب واپس آیا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے گھر میں اذان کی آواز پہنچ جاتی ہے۔ اس نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ اذان کی آواز تو پہنچ جاتی ہے آپؐ نے فرمایا کہ اگر اذان کی آواز تمہارے گھر میں پہنچ جاتی ہے تو چاہیے تمہیں مسجد میں آتے وقت ٹھوکریں لگیں اور تم زخمی ہو جاؤ مسجد میں ضرور آیا کرو۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ جب عشاء یا صبح کی نماز ہو تو میں اپنی جگہ کسی اور کو کھڑا کر دوں اور کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ان کے سروں پر لکڑیوں کے گٹھے رکھ کر سارے شہر کا چکر لگاؤں اور جو لوگ گھروں میں بیٹھے ہوئے ہوں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ اب دیکھو آپ نے عملاً ایسا کیا تو نہیں مگر اس سے اتنا تو ظاہر ہے کہ آپ کے دل میں نماز باجماعت کی کس قدر اہمیت تھی۔ آپ نے اس مثال کے ذریعے لوگوں کو سمجھایا کہ جو لوگ باجماعت نماز ادا نہیں کرتے۔ وہ اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بے شک دنیا میں نیکی کے اور بھی بہت سے کام ہیں لیکن نماز کو خدا تعالیٰ نے سب سے مقدم قرار دیا ہے۔ اور سوائے اس کے کہ کوئی معذوری ہو۔ یا کوئی ہنگامی کام پڑ جائے نمازوں کے اوقات میں مسجد میں آنا نہایت ضروری ہے۔ ہنگامی کاموں سے مراد یہ ہے کہ مثلاً کسی جگہ آگ لگ گئی ہے۔ تو اس وقت آگ بجھانا ضروری ہوگا۔ نماز بعد میں ادا کر لی جائے گی۔ لیکن اس قسم کے استثنائی حالات کے بغیر جو شخص نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے۔ وہ ایک بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ چیز جو سچے مذہب کو دوسرے مذاہب یا عقائد پر فوقیت بخشتی ہے۔ وہ تعلق باللہ ہی ہے۔ ایک انسان سچے مذہب میں شامل ہوئے بغیر محنتی ہو سکتا ہے وہ سچے مذہب میں شامل ہوئے بغیر اچھا تاجر بن سکتا ہے۔ وہ سچے مذہب میں شامل ہوئے بغیر اچھا صناع بن سکتا ہے اور وہ سچے مذہب میں شامل ہوئے بغیر صدقہ و خیرات بھی کر سکتا ہے۔ مگر دنیا کا کوئی انسان سچے مذہب میں شامل ہوئے بغیر خدا رسیدہ نہیں ہو سکتا۔ یہی وہ چیز ہے جو سچے مذہب پر چلنے والے اور نہ چلنے والے میں مابہ الامتیاز ہے اور جس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی شخص سچے مذہب پر چلتا ہے یا نہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ خدا رسیدہ وہی ہو سکتا ہے جو اس راستے پر چلتا ہے جو خدا تک پہنچتا ہے۔ جو شخص خدا تک جانے والے راستہ پر نہیں چلتا۔ وہ خدا تک کس طرح پہنچ سکے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا کوئی مادی چیز نہیں۔ اور نہ ہی اس کا کوئی خاص مکان ہے۔ مگر ساری روحانی اور معنوی چیزوں کے لئے رستے ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر پڑھنا یا علم حاصل کرنا مادی چیز نہیں۔ زبان جاننا مادی چیز نہیں۔ اسی طرح جغرافیہ تاریخ اور حساب کا علم حاصل کرنا مادی نہیں مگر ان سب کے حصول کے لئے کچھ راستے مقرر ہوتے ہیں جب تک زبان دانی کے لئے زبان نہ سیکھی جائے جب تک علم حساب کے لئے حساب کی کتابیں نہ پڑھی جائیں جب تک جغرافیہ کے علم کے لئے جغرافیہ کی کتابیں نہ پڑھی جائیں اور جب تک تاریخ دانی کے لئے تاریخ کی کتابیں نہ پڑھی جائیں تب تک انسان زبان تک، حساب تک، جغرافیہ تک اور تاریخ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اسی طرح گو خدا کوئی مادی چیز نہیں مگر اس تک پہنچنے کے لئے ایک راستہ مقرر ہے۔ چنانچہ اسلام اس بارے میں اعلان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ یعنی اے محمد رسول اللہ تو تمام بنی نوع انسان کو یہ بشارت دے دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اس کا نتیجہ

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیّدہ مہر آپا صاحبہ

انگلستان میں احمدی بچیوں سے خطاب

۲۱ راگست ۱۹۸۲ء کو حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے انگلستان کی احمدی بچیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

میری پیاری بچیو! یعنی ہماری ناصرات سلام اور رحمتیں اور ہزاروں ہزار برکات اور افضال کا نزول ہو آپ پر۔ میرے لئے آپ کے سالانہ اجتماع کو دیکھنے کا پہلا موقعہ ہے اگر گذشتہ اجتماعات ہی سے چند ایک کو مجھے دیکھنے کا موقعہ مل جاتا۔ تو میں کچھ نہ کچھ موازنہ کر سکتی تھی کہ ناصرات کی تنظیم پہلے کی نسبت کتنی ترقی کر رہی ہے۔ بہر حال اس وقت جو میں نے محسوس کیا اس کے مطابق سب سے پہلے میں ان تمام بچیوں کو ہدیہ مبارک باد پیش کرتی ہوں جو اپنی جدوجہد میں نمایاں کامیاب ہوئیں اور انعامات کی مستحق ٹھہریں خدا کرے کہ یہ جدوجہد یہ چہل پہل یہ رونق، یہ بزم سخن اپنی تمام تر روایات کے ساتھ ہمیشہ جاری و ساری رہے۔

میری عزیز بچیو! آئیے دیکھیں کہ ہمارے اس اجلاس اور اس اجتماع کی غرض کیا ہے وہ غرض وہ مقصد تجدید علم اور حصولِ علم ہے جسکی آبیاری اس طور پر کی جاتی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے تحریری اور تقریری مقابلے رکھے جاتے ہیں۔ دینی اور دنیاوی دونوں علوم کو مدِنظر رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں علوم لازم و ملزوم ہیں۔ مثال کے طور پر حسن قرأت انگلش اور اردو ادب میں مقابلے پھر جسمانی صحت کے لئے کھیل کود ورزش کا اہتمام۔

میری بچیو! یہ جلسے یہ کوششیں یہ تمام جدوجہد اسی ایک مقصد کے حصول کے لئے ہوتی ہے کہ ہماری بچیاں دنیا کے ہر علمی میدان میں ہر موضوع پر، ہر عنوان میں، صحیح اور ٹھوس دلائل کے ساتھ اس طرح بات کر سکیں کہ وہ نہ صرف دوسروں کیلئے وجہ تسکین بنیں بلکہ ان کے لئے راہ ہدایت کا موجب بھی بنیں۔ اور یہی ہمارا مقصد اعلیٰ ہے ہم صحیح معنوں میں دین حق کی پیروکار تبھی ہو سکتے ہیں جبکہ قرآن کریم کی روشنی میں احادیث کی روشنی میں اپنے تمام دینی و دنیاوی علوم کی روشنی میں ہر زبان پر عبور حاصل کرتے ہوئے اپنے ٹھوس دلائل و کردار کے ساتھ اپنے دین اور اپنے مذہب کی ہر جہت سے برتری ثابت کر کے دکھائیں اسکے لئے قول و فعل دونوں ضروری ہیں۔ دونوں میں تضاد حقیقی مقصد کے حصول کو ختم کر دیتا ہے۔ سو میری عزیز بچیو! یعنی باغِ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ننھی کلیو یہ اجتماع یہ جلسے سراسر خیر و برکت کے حامل ہیں سوشل اعتبار سے، علمی اعتبار سے، باہمی اخوت و محبت کے اعتبار سے اور محبت اور خلوص کے اعتبار سے اگر ہماری ہر بچی اپنے عظیم مقصد غلبہ دین حق کو سامنے رکھ کر پروگرام میں حصہ لیتی ہے۔ تو پھر اسکے نزدیک صرف اوّل دوئم اور سوئم آنے کا سوال ہی نہیں ہوتا۔ یہ باہمی مقابلے تو مسابقت کی روح پیدا کرنے اور اسے قائم رکھنے کے لئے ہوتے ہیں۔ ان سے خوابیدہ صلاحیتیں اجاگر ہوتی ہیں۔ اور کام کرنے کی امنگ پیدا ہوتی ہے۔ آپ وہ ابھرتی ہوئی پود ہیں جن سے ہماری مستقبل کی بہترین امیدیں وابستہ ہیں۔ اور آئندہ (اگر اللہ نے چاہا تو) یہ ساری ذمہ داریاں آپ کے کندھوں پر پڑنے والی ہیں۔ موجودہ دور آپ کا تربیتی دور ہے۔ اس میں آپ نے اپنی بزرگ شخصیتوں سے کام سیکھنا ہے۔ اور ہر قدم پر ان کی معاون و مددگار بننا ہے۔ پھر (اگر اللہ نے چاہا تو) مستقبل قریب میں ان کے ساتھ زمانہ کی ضرورت کیمطابق اپنے نئے نئے منجھے ہوئے اور سلجھے ہوئے آئیڈیاز کے ساتھ یہ کام سنبھالنے ہیں ہم میں ایسی بزرگ خواتین بھی ہیں جو کہ باقاعدہ سکول اور کالج کی تعلیم یافتہ تو نہیں مگر کام کرنے کی لگن اور جذبہ اور دین کی تڑپ اور اس سے خلوص اس حد تک تھا کہ وہ اس میدان میں سب سے آگے نظر آئیں۔ ہماری تاریخ اس پر شاہد ہے۔ اور ان کا نام ان معنوں میں ہمیشہ زندہ جاوید اور مثالی رہے گا۔ بعض نادان یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اگر ہم نے کوئی دین کا کام کیا تو غالباً دوسروں کی نظروں میں ہم بیک ورڈ (BACK WARD) کہلائیں گی۔ یا یہ کہ دین کا کام ہمارے پسندیدہ پروگراموں میں حائل ہو گا۔ تو یاد رہے کہ یہ خیال خام اور بوسیدہ ہے۔ دین حق نے کسی جائز بات اور جائز شغل سے نہیں روکا۔ دین حق تو وہ خوبصورت دین متین ہے جو دو افراط و تفریط کے درمیان ایک حسین اور سیدھا راستہ ہے جسے اختیار کرنے میں آسانیاں ہی آسانیاں ہیں۔ آپ اپنی عبادات میں دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ ایسی دعائیں جو اپنے لئے اپنے پڑوسیوں کے لئے اپنی جماعت و سلسلہ عالیہ کے لئے تمام دین حق کے ماننے والوں کے لئے۔ اور پھر خاص طور پر ان فلسطینی مظلوم بھائیوں جن کے لئے خود حضرت امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے درد بھرے پیغام میں پوری جماعت سے دعاؤں کی اپیل کی ہے۔ میں آپ کو یاد دہانی اسلئے کرا رہی ہوں کیونکہ میرا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ بچوں کی دعاؤں کو جلدی قبول کرتا ہے۔ اور ہمارے تو تمام تر کام بنتے ہی دعاؤں سے ہیں۔ ہمارے پاس تو دنیاوی وسائل کوئی نہیں۔ صرف اور صرف بے قرار دلوں کی تڑپتی ہوئی دعائیں ہی ہوتی ہیں۔ اسلئے آپ تمام بچیاں دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ دعاؤں کو عزیزانہ جان بنائیں ایک اور اہم اور بڑی چیز جس میں کامیابی کا راز مضمر ہے وہ اطاعت و کامل فرمانبرداری ہے خدا کرے آپ ان تمام صفات کو اپنے اندر پیدا کر کے اسکی برکات کو حاصل کرنے والی بنیں (اے خدا تو ایسا ہی کر)

یہ خطاب آپ نے ناصرات الاحمدیہ کے اجتماع کی صدارت فرماتے ہوئے کیا۔ آپ نے بچیوں سے نہایت دلپذیر انداز میں خطاب فرمانے کے بعد انعامات تقسیم کئے۔

(ماہنامہ مصباح اپریل ۱۹۸۳ء)

عبدالغفار ڈار

حضرت سیّد میر محمد اسحاق صاحب

روزنامہ "الفضل" میں یادِ رفتگان کے کالم بفضلہ تعالیٰ بہت مقبول ہیں۔ میرے جیسے عمر یافتہ لوگ تو اہتمام سے ...... کے حالات پڑھتے رہتے ہیں۔ میں نوجوان عزیزوں کو تحریک کرتا ہوں کہ یہ کالم اہتمام سے پڑھا کریں۔ میرے خیال میں یہ کالم مقبول ہونا بھی چاہیئے۔ بالخصوص بزرگانِ دین کے قابلِ ذکر حالات اور ان کے پاک نمونے ہمارے لئے قابلِ تقلید اور مشعلِ راہ ہوتے ہیں ان بزرگوں میں نمایاں مقام حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء کا ہے۔ ان کے افکار و اذکار کی کیا بات ہے۔ یہ لوگ تو ہمارے سلسلے کے درخشاں ستارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر

قادیان میں ہمارے طالب علمی کے زمانہ میں بیت اقصیٰ میں اکثر (.........) کے نام سے کیا خوب جلسے ہوتے تھے۔ حضور کے رفقاء خود اپنے حبیب کے ساتھ گذرے ہوئے لمحات کی روح پرور باتیں سنایا کرتے تھے۔ بہت سے ان (رفقاء) (اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو) کو دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی اور انہیں سننے کا موقع ملا اب تو ان نورانی بزرگوں کی شکلیں خواب ہو چکی ہیں تاہم اُن کا ذکرِ خیر الفضل میں پڑھنے کو ملتا رہتا ہے (.......)

۳۱ ر مارچ کے "الفضل" میں ملک محمد عبداللہ فاضل نے اور اس کے بعد چند روز قبل ہمارے فاضل دوست مولوی محمد احمد جلیل صاحب نے حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا ذکرِ خیر کیا ہے۔ یہ عاجز بھی آپ کے نالائق شاگردوں میں سے ایک ہے۔ یہ مضامین پڑھ کر مجھے ایک دو باتیں یاد آئی ہیں جو پیشِ خدمت ہیں۔

حضرت میر صاحب... کی شخصیت آپ کا وجود ایک کوہ وقار تھا مجھے نہیں یاد کہ کبھی کسی طالب علم کے ساتھ سختی یا درشتی سے پیش آئے ہوں۔ میں آپ کے ایسے شاگردوں کو ذاتی طور پر جانتا ہوں بعض ان میں سے بقیدِ حیات ہیں کہ جو نادار تھے اور آپ کی اسی خداداد شفقت سے وہ نہ صرف زیورِ تعلیم سے آراستہ ہوئے بلکہ وہ اب اتنے مالدار ہیں۔ کہ بفضلہ تعالیٰ کئی ناداروں کی اسی طرح مدد اور خدمت کرتے ہیں۔ جسطرح حضرت میر صاحب کیا کرتے تھے۔ آپ کی ان شفقتوں کے باوجود کلاس میں آپ کا رعب اور دبدبہ مثالی تھا۔ اس رعب کے باوجود آپ کے طالب علموں اور شاگردوں میں کسی بھی طالب علم کو آپ سے کوئی سوال یا بات پوچھنے میں کوئی حجاب نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ آپ خوش ہو کر ہر سوال کا جواب دیا کرتے تھے۔ پھر آپ کے جوابات لاجواب بھی ہوتے تھے۔ یہ عاجز بھی گاہے گاہے کوئی سوال دریافت کرتا تھا ایک دفعہ کا واقعہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے سوال کیا آپ نے غور سے سُنا مگر مجھے کوئی جواب دینے کی بجائے درس جاری رکھا جب درس ختم ہوا تو کلاس میں حسب دستور خاموشی طاری تھی اتنے میں خاکسار کا نام پکارا میں فوراً کھڑا ہوا۔ فرمایا عبدالغفار اب آپ سے میرا یہ سوال ہے کہ آپ نے جو سوال کیا اور میں نے آپ کو اس کا کوئی جواب نہیں دیا آپ بتائیں کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ شاید میرا سوال درست نہ تھا یا میرے سوال کو جواب

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ——— نون سین

کویت اور جمہوریت

کویت پر عراق نے حملہ کیا اور اسے فتح کر کے اپنے ملک کا ایک صوبہ بنانے کی کوشش کی۔ کویت نے ادھر ادھر ہاتھ مارے اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے بل بوتے پر کویت کو پھر آزاد کروالیا۔ خیال تو یہ تھا کہ اب کویت کی آزادی امریکہ کے ہاتھوں میں رہے گی۔ اور امریکہ جس طرح چاہے گا۔ کویت کو چلائے گا۔ اور اپنے مقاصد حاصل کرے گا۔ جیسا کہ ظاہر ہے سب سے بڑا مقصد تو تیل ہی کا حصول ہو سکتا ہے۔ یا اس سے بھی زیادہ یہ کہ اپنی انا کو تسکین دینے کے لئے کویت پر اس طرح ہاتھ رکھے کہ وہ اس کی ہی ایک ریاست ہے۔ اور اس سے ایسے کام کروائے جو بالآخر امریکہ ہی کے فائدے کے ہوں لیکن جیسا کہ حالات دیکھنے میں آئے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ کویتی جو لمبے عرصے سے آزاد تھے اتنی جلدی اپنی آزادی کو کھو دینے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ شاید وہ جلد ہی یہ بات بھول جائیں گے۔ کہ ان پر حملہ ہوا تھا اور ان کے ملک کو کسی اور ملک نے فتح کر لیا تھا۔ اب بھی وہاں سے جو خبریں مل رہی ہیں اور جس طرح وہ بعض غیر ملکیوں کو سزائیں دے رہے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کویت میں پوری طرح قوت کے ساتھ قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ اور کسی دوسری مملکت یا کسی دوسری قوم کے جھانسے میں آکر اپنی آزادی کو داغدار نہیں کرنا چاہتے۔ انہوں نے نہ صرف ایسے لوگوں کو سزائیں دی ہیں۔ جن کے متعلق انہیں شک ہے کہ وہ عراق کے ساتھ مل گئے تھے۔ بلکہ مارشل لاء کی بھی توسیع کر دی ہے۔

جہاں تک مشرق وسطیٰ میں امن تجویز کا تعلق ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کی طرف زیادہ توجہ نہیں دے رہے۔ امریکہ کو ان باتوں سے بہر حال مایوسی ہوئی ہوگی لیکن اس کے باوجود امریکہ کی انتظامیہ کا کہنا ہے ۔ اور یہی اس کے رویئے سے ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ وہ کویت پر کسی نہ کسی طرح اپنا اثر جاری رکھیں، مثلاً وہ ان سے یہ کہہ رہے ہیں کہ غیر کویتیوں کے خلاف جو مقدمات ہیں انہیں کھلی عدالتوں میں لایا جائے۔ گذشتہ منگل کے روز امریکہ کے وائٹ ہاؤس نے اعلان کیا کہ کویت کے امیر شیخ جابر احمد صباح نے صدر بش سے ٹیلیفون پر بات کی۔ وہ مین (MAINE) میں رخصت گذار رہے تھے۔ اس گفتگو کا مقصد یہ تھا کہ کویت کے داخلی حالات پر بحث کی جائے اور اسی طرح مشرق وسطیٰ کی امن تجویز پر بھی۔ اور گذشتہ روز کے اس اعلان کی وضاحت کی جائے جو مارشل لاء کی توسیع سے تعلق رکھتا تھا۔ مارشل لاء شروع میں تو تین مہینے کے لئے لگایا گیا تھا۔ لیکن اب اس میں مزید ایک ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے ۔ اسی طرح کویت کے امیر کو اس بات پر بھی امریکہ کی تسلی کروانی تھی کہ وہ ان لوگوں کے مقدمات جنہوں نے عراق کے ساتھ گٹھ جوڑ کر لیا تھا۔ کیوں اس طرح چلا رہا ہے۔ جس طرح امریکہ نہیں چاہتا۔ امریکہ کی انتظامیہ کے پریس سیکرٹری مارلین فٹز واٹر (MARLIN FITZWATER) نے اس گفتگو کے بعد بتایا کہ صدر بش اور امیر کویت نے ان تمام باتوں کے متعلق گفت و شنید کی۔ جو کویت میں امیر کی حکومت کے استحکام سے متعلق رکھتی ہیں۔ وہ تمام ادارے زیر بحث آئے جن کا انتظامیہ سے تعلق ہے۔ اس دوران صدر بش نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ مقدمے کھلی عدالتوں میں سُنے جانے چاہئیں اور فٹز واٹر نے یہ بھی بتایا کہ صدر بش کے خیال میں کویتی کسی حد تک ان کے ہم خیال ہو گئے تھے۔

جہاں تک مارشل لاء کی توسیع کا تعلق ہے جب فٹز واٹر سے پوچھا گیا کہ اس سلسلے میں صدر بش نے کیا بات چیت کی ہے تو انہوں نے کہا کہ ہم اس کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے کے مجاز نہیں ہیں کیونکہ امیر کویت نے صدر بش سے یہ کہہ دیا ہے کہ ان کے خیال میں مارشل لاء میں توسیع ضروری ہے ۔ انسانی حقوق کے علمبردار اس بات سے نالاں ہیں کہ مارشل لاء کی توسیع کے ذریعے فلسطینیوں کو پریشان کیا جا رہا ہے۔ اور انہیں بغیر کوئی وجہ بتائے حراست میں لیا جا رہا ہے ۔ کہتے ہیں کہ امریکہ نے عراق کے خلاف کویت کی اس لئے مدد نہیں کی تھی کہ وہ اس ریاست کو مغربی طرزِ جمہوریت میں بدل دیں۔ "ہمارا ہرگز یہ مقصد نہیں تھا کہ ہم اسے جمہوریت بنا دیں" اور امریکیوں نے جو دوسرے ممالک سے اتحاد کیا تھا وہ اقوام متحدہ کے ریزولیوشن پر عمل کروانے کے لئے کیا گیا تھا۔ نہ کہ کویت کو کسی قسم کی جمہوریت بنانے کے لئے۔ اگرچہ امریکہ کی انتظامیہ کویت سے یہ کہتے رہنا چاہتی ہے کہ انہیں جمہوریت کو اپنا لینا چاہیئے۔ لیکن وہ کویت پر یا عرب کے دوسرے رہنماؤں پر اس سلسلے میں زور نہیں دینا چاہتی۔ کیونکہ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ ہم وہاں اس لئے نہیں گئے کہ کل ہی انتخابات ہو جائیں، اور جمہوریت آجائے ۔ اگرچہ یہ کہنا بھی درست ہوگا کہ جس طرح حالات تبدیل ہو رہے ہیں آہستہ آہستہ جمہوریت کو بہر حال آنا ہی ہے ۔

ان کا کہنا ہے کہ سعودی عرب نے امریکہ سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کے ہمسایہ ملکوں میں جمہوریت کی زیادہ بات نہ کرے ۔ بعض تجزیہ نگاروں کا خیال تھا کہ کویت امریکہ کا اس قدر شکر گذار ہوگا کہ اس کے کہنے پر اپنے طرز حکومت کے بدلنے میں تاخیر نہیں کرے گا۔ لیکن یہ بات درست ثابت نہیں ہوئی۔ اب ایسا لگتا ہے کہ جوں جوں کویت کی حکومت مستحکم ہوتی جائے گی ۔ وہاں تبدیلیوں کے امکانات کم سے کم تر ہو جائیں گے۔ بہر حال مستقبل کے متعلق کچھ کہنا اتنا آسان نہیں ہے خاص طور پر اس لئے بھی کہ جب عوام الناس تک کوئی بات پہنچ جاتی ہے۔ تو پھر حکومت کے فیصلے بہت دیر تک نہیں چلتے۔ اگر وہاں کے عوام الناس اپنے اس مطالبے پر زور دیں کہ جمہوریت قائم ہونی چاہیئے تو یقیناً وہاں کے حاکم لمبے عرصے تک اس کی کامیابی کے ساتھ مخالفت نہیں کر سکیں گے۔

بھارت میں سیاست

بھارت پر آزادی کے بعد سے نہرو خاندان کی جو چھاپ لگی ہوئی ہے یوں لگتا ہے کہ وہ بعض اوقات عارضی طور پر تو مٹ سکتی ہے۔ لیکن لمبے عرصے کے لئے نہیں۔ اس سے پہلے بھی ایسا ہو چکا ہے اور اب بھی ایسا ہی ہونے کا امکان ہے۔ راجیو گاندھی کے بعد ان کی اہلیہ سونیا کو کانگریس (آئی) کی صدارت پیش کی گئی تھی، لیکن انہوں نے اس عہدے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور لوگوں کا خیال یہ ہے کہ اب نہرو راج ختم ہو گیا ہے۔ لیکن ہمارا خیال ہے کہ اس بات کا بھی امکان موجود ہے کہ آئندہ کسی وقت سونیا سیاست میں حصہ لینے کا فیصلہ کر لے اور اگر وہ یہ فیصلہ نہ کرے تو اس کا بیٹا جوان ہو کر سیاست میں آجائے اور اپنے باپ کی جگہ لے لے۔ اس وقت اس کی عمر کم ہے لیکن سیاست میں آنے کے لئے پانچ سات سال کا عرصہ کوئی بڑی بات نہیں اور اگر راجیو گاندھی کے بیٹے نے سیاست میں آنے کا فیصلہ کیا تو اس بات کا بہت زیادہ امکان ہے کہ نہرو خاندان ایک دفعہ پھر بھارت پر حکمرانی کرنے لگے۔

سونیا گاندھی کے انکار پر کانگریس نے فیصلہ کیا ہے کہ مسٹر پی۔ وی نرسیمہا راؤ کو کانگریس کا صدر منتخب کر لیا جائے۔ یہ تجویز نائب صدر ارجن سنگھ نے پیش کی تھی اور اس کی تائید غلام نبی آزاد نے کی جو مسز گاندھی کے بہت قریبی ہیں۔ اس تجویز پر کسی نے اختلاف کا اظہار نہیں کیا۔

جہاں تک مسٹر نرسیمہا راؤ کا تعلق ہے ان کی عمر اس وقت ۷۰ سال ہے اور وہ اس سے پہلے وزیر خارجہ رہ چکے ہیں، یہ اس وقت کی بات ہے جب اندرا گاندھی بھارت کی وزیر اعظم تھیں۔ اور اس کے بعد وہ وزیر داخلہ، وزیر دفاع اور افرادی قوت رہے ہیں۔ کچھ عرصہ کے لئے وہ آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ بھی رہے ہیں۔ آپ اس سے قبل ریاست حیدر آباد کی کانگریس کے لیڈر تھے۔ اور یہی وہ کانگریس ہے جس نے جمہوریت کی طرف انتظامیہ کو لانے کے لئے کوشش کی تھی۔ آپ زبانوں کے ماہر ہیں۔ اردو، تیلگو (جو ان کی اپنی زبان ہے) مراٹھی۔ ہندی انگریزی اور سپینش زبان نہایت روانی کے ساتھ بول سکتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے کہ وہ ایک نہایت ٹھنڈے مزاج کے آدمی ہیں۔ اور چونکہ انہوں نے انتخابات میں حصہ لینے سے انکار کر دیا ہوا ہے بوجہ اپنی صحت کے۔ سو وزیر اعظم بننے کی خواہش رکھنے والوں کی راہ میں وہ کسی طرح روک نہیں بن سکتے تھے۔ چنانچہ اس عنصر نے ان کے صدر بننے میں خاصی مدد کی ہے۔

اس وقت لوک سبھا کی ۲۳۰ نشستوں پر انتخاب ہوگا۔ جس کے لئے جون کا مہینہ مقرر کیا گیا ہے۔ اور مسٹر راؤ کو یہ مشکل کام درپیش ہے کہ اس انتخاب کے لئے وہ اپنی پارٹی کی مہم میں پوری طرح شریک ہوں۔ چونکہ اس وقت کانگریس کے پاس کوئی ایسی شخصیت نہیں ہے جس کی اپنی ذات کی وجہ سے ووٹ آسانی کے ساتھ حاصل کئے جا سکیں۔ اس لئے کہا جاتا ہے۔ کہ کانگریس کو اس سلسلے میں خاصی مشکل پیش آئے گی۔ اور انہیں یہ ثابت کرنا پڑے گا اور لوگوں کو یقین دلانا پڑے گا۔ کہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ کر کے بھی دکھا سکیں گے۔ کیونکہ اگر لوگوں کو اس بات کا یقین نہ آیا کہ کانگریس وہ کچھ کر سکے گی۔ جو اس کے منشور میں شامل ہے تو وہ یقیناً ووٹ دینے سے گریز کریں گے۔ اگرچہ یہ بات کانگریس کے حق میں جاتی ہے کہ راجیو گاندھی کے قتل سے لوگوں کی ہمدردیاں کانگریس کو حاصل ہو گئی ہیں لیکن کس حد تک۔ اس کا فیصلہ انتخاب ہی کرے گا۔

بنگلہ دیش کی تعمیر نو

ہو سکتا ہے جس وقت آپ یہ سطور پڑھ رہے ہوں وہ میٹنگ جو ورلڈ بینک پیرس میں منعقد کرنے کا پروگرام رکھتا ہے ختم ہو چکی ہو۔ اس میٹنگ میں بنگلہ دیش میں آنے والے ۳۰ اپریل کے طوفان کے متعلق غور کیا جائے گا۔ اور ورلڈ بینک ان ممالک کو جو بنگلہ دیش کو امدادی رقوم دیتے ہیں اپیل کرے گا کہ امدادی رقوم بڑھائی جائیں۔ اندازے کے مطابق بنگلہ دیش میں ۳۰ اپریل کے طوفان سے ایک لاکھ پچیس ہزار افراد ہلاک ہوئے تھے۔ یہ بہت ڈھیلا ڈھالا سا اندازہ ہے۔ کیونکہ بعض اندازے دو لاکھ سے پانچ لاکھ تک بھی پہنچے ہیں۔ اب وہاں ضرورتی امداد کے لئے پہلے سے بہت زیادہ رقوم کی ضرورت پیش آئے گی۔ چنانچہ ورلڈ بینک نے اس میٹنگ سے کہنا تھا کہ وہ ممالک جو بنگلہ دیش کی مدد کرتے ہیں اپنی مدد کی رقوم کو بڑھا دیں تاکہ بنگلہ دیش کے اس علاقے کی تعمیر نو کی جا سکے جہاں اس طوفان نے بہت زیادہ نقصان پہنچایا۔ بینک کے اندازے کے مطابق بنگلہ دیش کو ۲٫۲ ارب ڈالر کی رقم ملنی چاہیئے ان کے پاس جو وعدے موجود ہیں وہ ۱٫۸ ارب ڈالر کے ہیں۔ آئندہ پانچ سال میں بنگلہ دیش کو ۹ ارب ڈالر کی ضرورت پیش آئے گی اور یہ ۹ ارب ڈالر بیرونی ممالک ہی کو ادا کرنے پڑیں گے۔ ورلڈ بینک نے ایک ایسی سکیم بھی تیار کی ہے کہ جن کاموں کے لئے پہلے رقوم دی جا چکی تھیں اور وہ کام اس لئے ممکن نہ ہو سکے کہ طوفان ان کی راہ میں حائل ہو گیا۔ وہ رقوم بھی تعمیر نو کے لئے استعمال کی جائیں یعنی جو سڑکیں اور ریل اور ایسی ہی چیزیں تیار کرنے کے لئے رقوم دی جا رہی تھیں ان کو اب ان سکیموں کی بجائے بنگلہ دیش کی تعمیر نو پر خرچ کیا جائے اور اگر وہ رقوم تعمیر نو کے لئے کافی نہ ہوں تو بنگلہ دیش کے لئے کوئی خاص ہنگامی پروگرام تیار کیا جائے۔ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم محترمہ بیگم خالدہ ضیا، سعودی عرب۔ کویت اور متحدہ عرب امارات کے دورے کے بعد واپس پہنچیں تو آپ نے بتایا کہ ان تمام ممالک نے بنگلہ دیش کی بھرپور امداد کا وعدہ کیا ہے آپ نے شاہ فہد کے ساتھ اور اسی طرح سعودی عرب کے دیگر رہنماؤں کے ساتھ دونوں ممالک کے مفاد میں گفت و شنید کی اور اسی طرح او۔ آئی۔ سی کے سیکرٹری جنرل حمید الغبیض سے بھی وہ ملیں۔ اس دوران آپ کو عمرہ کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم سعودی عرب سے کویت گئیں اور کویت سے متحدہ عرب امارات اور ان تینوں علاقوں میں آپ نے وہاں کے عمائدین سے گفت و شنید کی۔ کویت میں ان کا خاص موضوع وہ ۶۵ ہزار بنگلہ دیشی کارکن تھے جو کویت کی جنگ سے پہلے وہاں کام کرتے تھے۔ ان کی اپنے کام پر بحالی کے سلسلے میں گفتگو ہوئی۔ اسی ہفتے ڈھاکہ سے ۳۵ افراد کی ایک ٹیم وہاں پہنچ گئی ہے۔ ان کے بعد ۱۵۰۰ دیگر سویلین اور ملٹری ٹیکنیکل کارکن وہاں پہنچیں گے۔ تاکہ وہ کویت کی تعمیر نو میں ہاتھ بٹا سکیں۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

یہ ہو گا کہ تمہارا خدا تم سے محبت کرنے لگ جائے گا اور تم اس کے محبوب اور پیارے بن جاؤ گے۔ یہ کتنی بڑی بشارت ہے جو دنیا کو دی گئی ہے اور کتنا امید افزا پیغام ہے جو مردہ قلوب میں بھی حیاتِ نو پیدا کر دیتا ہے۔ آج ساری دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جو یہ دعویٰ کر سکے کہ اس نے تورات یا انجیل یا وید یا ژند اوستا پر عمل کر کے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیا ہے۔ اور خدا اس سے ہم کلام ہوتا اور اس پر اپنے غیب کے اسرار ظاہر کرتا ہے لیکن مسلمانوں میں ہر زمانہ میں ایسے پاکباز لوگ گذرے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا اور اس کے انوار اور برکات سے حصہ لیا۔ بلکہ وہ دائمی طور پر مسلمانوں سے یہ وعدہ کرتا ہے ... (حٰم السجدہ رکوع ۴) یعنی وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ استقلال کے ساتھ اس عقیدہ پر قائم ہو گئے وہ اللہ تعالیٰ کے کلام اور اس کے الہام سے نوازے جائیں گے اور خدا تعالیٰ کے فرشتے ان پر یہ کہتے ہوئے اتریں گے کہ ڈرو نہیں اور نہ کسی پچھلی کوتاہی کے بدنتائج کا خوف کرو بلکہ اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم اس دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اس جنت میں جو کچھ تمہارا جی چاہے گا تم کو ملے گا اور جو کچھ مانگو گے وہ بھی تم کو دیا جائے گا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام ہر مومن کے لئے قرب الٰہی کے دروازے کو کھلا تسلیم کرتا ہے اور وہ بنی نوع انسان کو یقین دلاتا ہے کہ اگر وہ سچے دل سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے تو خدا تعالیٰ انہیں یقیناً اپنا محبوب بنا لے گا اور انہیں اپنے کلام اور الہام سے نوازے گا اور مشکلات میں ان کی مدد کرے گا اور انہیں غیر معمولی کامیابیوں اور برکتوں سے حصہ بخشے گا۔ مگر دنیا کی اور کوئی الہامی کتاب ایسی نہیں جو اپنے متبعین کو ان برکات کا کروڑواں حصہ بھی دے سکتی ہو۔ پس صحیح معنوں میں صرف قرآنِ کریم ہی کتاب کہلانے کا مستحق ہے جبکہ دوسری الہامی کتب نام کے لحاظ سے تو کتاب کہلاتی ہیں مگر حقیقت کے لحاظ سے وہ کتاب نہیں۔ کیونکہ وہ خدا اور بندوں کا باہمی تعلق پیدا کرنے سے قاصر ہیں۔

بقیہ: صـ۴ سے آگے

نے برا منایا؟ فرمایا نہیں۔ سوال بھی ٹھیک تھا اور ناراضگی بھی کوئی نہیں میں نے اس لئے جواب نہیں دیا کہ جس طالب علم کے ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے اگر وہ خود بھی غور و فکر کرے سوچنے سمجھنے کی خود بھی کوشش کرے تو عقدہ کشائی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ذہن رسا ہو اور غور و فکر کرو گے۔ تو جواب بھی مل جائے گا۔ آپ کی یہ پُر حکمت بات یاد رکھنے اور اس پر عمل کرنے کے قابل ہے۔

ایک اور بات جو قابلِ ذکر ہے اور مجھے ہمیشہ سے یاد ہے وہ آپ کے مقامِ تقویٰ سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ ہمارے جامعہ احمدیہ کے پروفیسر تھے پھر پرنسپل کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ ان دنوں میں اپنے وطن کشمیر سے تعطیلات گذار کر جب پھر جامعہ احمدیہ میں پہنچا تو حسبِ دستور بعض بزرگوں کیلئے اپنے باغوں کے امری سیب تحفۃً لے کر آیا ہوا تھا۔ میری رہائش اس زمانے میں حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ (اللہ تعالیٰ آپ سے اور آپ کی بیگم حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سے راضی ہو) کی کوٹھی "دارالسلام" میں ہوا کرتی تھی۔ وہاں سے میں نے ایک طشتری لی اور اس میں کچھ سیب سجا کر خود حضرت میر صاحب کے دولتکدہ پہنچ کر پیش کرنے گیا۔ ڈیوڑھی پر جو بھی کوئی خادم تھا وہ خادم بھی یاد ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت میر صاحب گھر میں تشریف فرما ہیں، میں نے طشتری اسے دیدی کہ حضرت میر صاحب کی خدمت میں دے آؤ۔ حضرت میر صاحب بمعہ طشتری کے تشریف لائے اور علیک سلیک کے بعد فرمایا کہ یہ سیب کیوں اٹھا لائے ہو آپ نے یہ بھی کھوج لگایا کہ مجھے کوئی کام تو آپ سے نہیں؟ میں نے عرض کیا یہ میرے گھر کے سیب ہیں وطن سے آپ کے لئے بھی تحفتہً لایا ہوں۔ جب میری ساری بات سن کر آپ کا تردد دور ہوا اور اطمینان کلی حاصل ہوا کہ یہ تو ایک استاد اور شاگرد کے ناطے سے بے لوث تحفہ ہے۔ تو آپ نے یہ میرا حقیر سا تحفہ قبول فرما کر مجھے .... کا تحفہ عطا فرمایا۔ اور اندر تشریف لے گئے۔ ایک عالم باعمل کے نیک نمونہ اور تقویٰ کی یہ ایک جھلک ہے۔ جو آج تک مجھے یاد ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۰۳۲ میں تمیرہ یاسمین بنت چوہدری نذیر احمد اختر صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۷/۲/۴۲ دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۱/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے طلائی کانٹے جوڑی وزنی ۹ ماشہ مالیتی ۲۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از والد محترم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

سانحہ ارتحال: عزیزہ امۃ السلام بنت چوہدری نذیر احمد صاحب کھرپانوالی ضلع گجرات بعمر ۲۱ سال ۲۸ مئی ۹۱ء کو ۳ بجے دن کے وفات پا گئی۔ نماز جنازہ مکرم عبدالوحید خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ نے پڑھائی۔

○ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عبدالمجید صاحب عاجز پرانا دھرم پورہ لاہور ۱۷ مئی بروز جمعۃ المبارک اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ۷۶ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق مکرم شیخ عبدالحمید صاحب شملوی لاہور کی بہو تھیں۔ ۱۸ مئی بعد نماز فجر بیت المبارک میں نماز جنازہ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے پڑھائی۔ بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ بعد از تدفین مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔ موصوفہ ۱۷ سال تک اپنے حلقہ دھرم پورہ میں لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری مال اور صدر کے عہدہ پر کام کرتی رہی ہیں۔

○ مکرمی بشیر احمد صاحب ڈلہ پوری مقیم بٹالہ کالونی فیصل آباد مورخہ ۲۹ مئی بروز بدھ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی عمر تقریباً ۶۵ سال تھی۔

احباب ان سب کے بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا: مکرم میر محمد احمد صاحب تالپور کے صاحبزادے لمبی علالت سے صحتیاب ہوئے ہیں۔ آئندہ آفات سے حفاظت کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۸۰۳۶ میں عقیلہ قریشی زوجہ قریشی داؤد احمد صاحب مربی سلسلہ قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دولت پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۷۶ گرام ۲۲ قراط مالیتی ۲۲۶۳۶/- روپے (۲) حق مہر ۵۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ عقیلہ قریشی اہلیہ قریشی داؤد احمد صاحب مربی سلسلہ ساکن دولت پور ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر ۱ قریشی عبدالرزاق وصیت نمبر ۲۶۱۰۰ گواہ شد نمبر ۲ قریشی طاہر احمد ناصر وصیت نمبر ۲۶۹۷۷۔

مسل ۲۸۰۳۷ میں زبیر النور ولد بشیر الدین صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن G-1 عمر کالونی مدینہ سٹریٹ دھرمپورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ڈیفنس سرٹیفکیٹ ونیشنل ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ مالیتی ۱۵،۰۰،۰۰۰/- روپے (۲) خاص ڈیپازٹ اکاؤنٹ KDA ۲،۱۰،۰۰۰/- روپے (۳) مکان G-1 عمر کالونی مدینہ سٹریٹ دھرمپورہ لاہور مالیتی ۵،۵۰،۰۰۰/- روپے (۴) پلاٹ برقبہ ایک کنال زیر مقدمہ کے بعد قیمت تعین ہو گی (۵) زیورات والدہ ۶۰ تولہ مالیتی ۱،۸۰،۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۴،۰۰۰/- روپے سالانہ بصورت بانڈز وغیرہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ زبیر النور G-1 عمر کالونی مدینہ مارکیٹ دھرمپورہ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ شیخ ریاض محمود سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۲ ادریس نصر اللہ خان سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ لاہور۔

فری کمپیوٹر کوچنگ کلاس

- INTRODUCTION TO COMPUTER.
- OPERATING SYSTEM.
- COMPUTER NET-WORKING.
- COMPUTER PROGRAMING.
- COMPUTER ARCHITECTURE
- COMPUTER APPLICATIONS AND COMPOSING
- DATA BASE MANAGMENT

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ شعبہ صنعت وتجارت کے تحت فری کمپیوٹر کوچنگ کلاس کا جامعہ احمدیہ میں ۱۲۔ جون سے آغاز کیا جا رہا ہے جہاں کوالیفائیڈ انجینئرز کی زیر نگرانی باقاعدہ کمپیوٹر پر فری ٹریننگ دی جائے گی۔ دلچسپی رکھنے والے خدام ۱۰۔ جون تک اپنی رجسٹریشن کروا لیں۔

رابطہ کیلئے:۔
دفتر مقامی شعبہ صنعت وتجارت
وقت شام ۰۰۔۷ بجے تا ۳۰۔۸ بجے
فون: ۹۴۸

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

۱/۴ دولت دی اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہم صرف ۱/۸ دولت دینے والے ہیں تو اس کی یہ شکل بنے گی کہ اگر ہم نے دولت کی کمائی کے لئے اپنی طاقتوں کی نشوونما صرف پچاس فیصد کی اور پچاس فیصد جو نشوونما ہوئی اس کے نتیجے میں اگر ہم نے سو روپے حاصل کئے اور اگر سو فیصد نشوونما ہوتی تو دو سو روپیہ حاصل کرتے۔ مگر ہم نے پچاس فیصد نشوونما کر کے اسی نسبت سے دنیا کی دولت کمائی اور پچیس روپے یعنی ۱/۴ خدا کی راہ میں دے دیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے جو قوتیں اور صلاحیتیں پیدا کی تھیں وہ تو دو سو روپے کمانے کی تھیں۔ اس لحاظ سے خدا تعالیٰ نے اپنی عطا کے مقابلے میں اگر یہ فرمایا کہ مثلاً ۱/۴ دو تو یہ پچاس روپے بنتے تھے۔ لیکن آپ نے پچاس میں سے پچیس دیئے۔ تو گویا پچیس کی حد تک آپ نے اپنے کو نیکیوں سے محروم کر دیا۔

غرض اللہ تعالیٰ آپ سے جو پیار کرنا چاہتا ہے اور اپنی رضا کی جو جنتیں آپ کے لئے پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کی عطا کردہ تمام قوتوں اور صلاحیتوں کی صحیح اور کامل نشوونما ہو، جس کا مطلب یہ ہے کہ محنت انتہائی طور پر کی جائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹۔ مئی ۱۹۷۲ء)

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ ثمینہ یاسمین بنت چوہدری نذیر احمد اختر ۴۲/۱۷ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری نذیر احمد اختر والد موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ باسط احمد مربی سلسلہ

معاذ اینڈ کمپنی
سوسان روڈ۔ مدینہ ٹاؤن۔ فیصل آباد
فون ـــــــ ۴۳۱۲۷
باتھ روم ٹائلز۔ سینٹری ڈیلرز۔ سینٹری فٹنگز۔ نیشنل ٹائلز۔ نیز سٹائل ٹائلز برائے فرش و فیس کے لئے خدمت کا موقعہ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام و اطفال کے علمی مقابلہ جات کی تقسیم انعامات

صد سالہ جشنِ تشکر کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ نے خصوصی علمی مقابلوں کا اہتمام کیا تھا جن سے جوبلی مرکزی امتحانات اور مقالہ نویسی کے انعامات امسال مجلس شوریٰ کے اختتام پر مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۹۱ء کو صدر صاحب مجلس شوریٰ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے تقسیم فرمائے۔

پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کے لئے جاذبِ نظر نشان کے طور پر دیدہ زیب تمغے تیار کرائے گئے تھے۔

خدام کے انعامات کی تفصیل یہ ہے:۔

تمغہ برائے خدام

اوّل : طلائی تمغہ وزنی ایک تولہ

دوم : 〃 〃 ۹ ماشے

سوم : 〃 〃 ۶ ماشے

پوزیشن حاصل کرنے والے خدام کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

جوبلی مرکزی امتحان خدام

اوّل : نصیر احمد صاحب قمر راجن پور

دوم : منصور احمد صاحب قمر 〃

سوم : ناصر محمود صاحب سمن آباد لاہور

مقالہ نویسی خدام

اوّل : محمد سلیم صاحب قصور

دوم : ڈاکٹر محمد علی صاحب کوئٹہ

سوم : نور احمد صاحب بشیر ربوہ

تمغہ جات برائے اطفال

اوّل : طلائی تمغہ مالیتی اڑھائی ہزار روپے (۲۵سو)

دوم : 〃 〃 دو ہزار روپے

سوم : 〃 〃 ڈیڑھ ہزار روپے

پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

جوبلی مرکزی امتحان اطفال

اوّل : سیّد طارق وقار ابن سیّد وقار احمد صاحب النور کراچی

دوم : خرم شہزاد صدیقی ابن محمد احمد صدیقی صاحب پشاور روڈ راولپنڈی۔

سوم : محمد افضل بٹ ولد محمد شریف صاحب بٹ نارووال ضلع سیالکوٹ۔

جوبلی مقابلہ مقالہ نویسی اطفال

اوّل : داؤد احمد لقمان ابن محمد سلیمان احمد صاحب دارالرحمت ربوہ

دوم : مجید الدین مجد ابن مبارک مصلح الدین احمد صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ۔

سوم : مبشرہ تبسم بنت محمد اقبال صاحب عقب ہسپتال ربوہ

۲۸ اپریل کو مجلس شوریٰ کی کارروائی کے اختتام پر صدر مجلس شوریٰ کی اجازت سے مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ نے خدام کے انعامات اور مہتمم اطفال نے اطفال کے انعامات کا اعلان کیا اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدر مجلس مشاورت نے ان خدام و اطفال کو تمغہ جات پہنائے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

سٹیبلائزر ۔ یونیورسل نیشنل ۔ حسن ٹریڈرز
فون ۴۵۴

صاحبِ اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں

۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)	BABY TONIC	۱۰/-
۔ بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے)	BABY GROWTH COURSE	۳۰/-
۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)	BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-
۔ چھوٹا قد کورس (۵ سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)	DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-
۔ بول بستری کورس	BED URINE COURSE	۳۵/-
۔ مٹی چھوڑ کورس	MITI CHOUR COURSE	۲۰/-
۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا)	MARASMAS COURSE	۵۰/-
۔ آہستہ دانت نکالنا کیور	SLOW DENTITION CURE	۲۰/-
۔ بے ترتیب دانت کیور	IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کے لئے معقول کمیشن

مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہِ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

۔ لاہور :۔ کیور یٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ ۔ فیصل آباد :۔ کریم میڈیکل ہال ۔ گول امین پور بازار ۔ راولپنڈی :۔ شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر ۔ پشاور :۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن معصوم ۔ معصوم اینڈ سنز کیمسٹ شیخ آباد نمبر 1 ۔ کوئٹہ :۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹر بشارت احمد ۔ دکان نمبر ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ ۔ ملتان :۔ ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک ۔ صدر بازار ۔ کراچی :۔ صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی ۔ حیدر آباد :۔ ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ ۔ سیالکوٹ : ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ ۔ گوجرانوالہ :۔ کیور یٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز ۔ باغبانپورہ۔

کیور یٹو میڈیسن کمپنی ربوہ
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

فون ۷۷۱، ۶۰۶

مُلکی خبریں

○ وزیر اعظم نے گھوٹکی کے نیز گام کے حادثے کی تحقیقات کے لئے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی ہے جس کے سربراہ ایف آئی اے کے ڈائریکٹر جنرل ہوں گے اس میں انٹر سروسز انٹیلی جنس انٹیلی جنس بیورو کے نمائندوں کے علاوہ ریلوے اور پولیس کے نمائندے شامل ہوں گے۔ یہ کمیٹی تین دن میں اپنی رپورٹ دے گی۔ وزیر اعظم نے اس حادثے میں جائے حادثہ کا معائنہ کیا اور واپس اسلام آباد پہنچ کر ریلوے کے جنرل مینیجر کو فوری طور پر معطل کر دیا ہے۔ ان کے دور میں تین بڑے حادثات ہو چکے ہیں۔

○ آل پاکستان آئینِ شریعہ کانفرنس نے کوئٹہ میں ہونے والے اپنے اجلاس میں شریعت بل کو مسترد کر دیا ہے۔

غیر مُلکی خبریں

○ جنوبی کوریا میں طلباء کے مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔ مظاہرین نے پولیس پر آگ کے بم پھینکے۔ یہ طلباء صدر سے استعفیٰ کا مطالبہ کر رہے ہیں اور سیاسی نظام میں اصلاحات کا مطالبہ کر رہے ہیں

○ ایٹمی میزائیلوں میں کمی کرنے کیلئے امریکہ اور روس کے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ اس سمجھوتے پر دستخط ہونا سربراہ کانفرنس کی لازمی شرط تھی۔

○ الجزائر میں صدر اور پارلیمنٹ کے انتخابات اس سال ہوں گے۔ اسلامی نظام کے حامیوں کا حکومت سے سمجھوتہ طے پا جانے کے بعد ملک بھر میں ہڑتال ختم کر دی گئی ہے۔

○ روسی وزیر اعظم نے الزام لگایا ہے کہ مغربی ممالک ہمارے خلاف اقتصادی جنگ لڑ رہے ہیں۔ ہمیں قرضے دینے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

○ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا ہے کہ برطانیہ میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں ہو رہی ہیں۔ ان واقعات کا تعلق شمالی آئرلینڈ سے ہے جہاں ۳۰۰ افراد قتل ہو گئے۔ لیکن ان کے قتل کی خفیہ چھان بین کے بعد معاملہ ختم کر دیا گیا۔

○ بھارت میں شدید گرمی سے ۶۷ افراد ہلاک ہو گئے۔

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ۔ ربوہ
فون گھر : ۴۳۱ آفس : ۵۲۱